اٹھائیسواں مسئلہ

مقتدی امام کے پیچھے قراءت نہ کرے

کتابُ اللہ اور احادیثِ نبویہ سے ثبوت

امام بارگاہِ الٰہی میں تمام مقتدیوں کا نمائندہ ہوتا ہے اور تلاوتِ قرآن کے وقت خاموشی آدابِ تلاوت سے بھی ہے۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ امام جب بارگاہِ الٰہی میں ایک نمائندہ کی حیثیت سے اس کا کلام پڑھ کر سنا رہا ہو تو اس کے وفد کے تمام ارکان خاموش ہوں اور امام کی قراءت ہی سب کے لیے قراءت تسلیم کرلی جائے کتاب وسنت میں اس بارے میں واضح ہدایات موجود ہیں، چند ملاحظہ ہوں:

① عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي مُوسىٰ الْأَشْعَرِيِّ صَلَاةً ... فَقَالَ أَبُو مُوسَى: ... إِنَّ رَسُولَ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- خَطَبَنَا ... فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا ... وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ قَتَادَةَ مِنَ الزِّيَادَةِ: وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا.

فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: فَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ : هُوَ صَحِيحٌ يَعْنِي وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا؟ فَقَالَ (مسلمٌ) : هُوَ عِنْدِي صَحِيحٌ.[1]

(۱) ● الصحيح لمسلم ملتقطًا، ج: ۱، ص: ۱۷٤، كتاب الصلاة / باب التشهد في الصلاة، مجلس البركات، مبارك فور.

● و سنن ابن ماجه ص: ۱۰۰، كتاب إقامة الصلاة / باب إذا قرأ الإمامُ فأنصِتُوا، بيت الأفكار الدّولية.

خلاصۂ حدیث یہ کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم لوگ نماز پڑھو تو صفیں درست کرلو، پھر تم میں سے کوئی امامت کرے، اور وہ جب تکبیر کہے تم لوگ بھی تکبیر کہو۔ اور ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے: اور جب وہ قراءت کرے تو چپ رہو۔ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث میرے نزدیک صحیح ہے۔

② عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ-: إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امام تو اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم لوگ بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم لوگ چپ رہو۔

③ عن جابر بن عبد الله -رضي الله تعالى عنهما- قال: قال رسول الله -صلى الله تعالى عليه وسلَّمَ-: مَنْ صلّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ. (۲)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراءت اس کے لیے بھی قراءت ہے۔

---

(۱) سنن ابن ماجه ص: ۱۰۰، كتاب إقامة الصلاة/ باب إذا قرأ الإمام فأنصِتوا، بيت الأفكار الدولية.

(۲) كتاب الآثار للإمام محمد بن الحسن الشيباني، ج:۱،ص: ۱۵۳ — ۱۵۵، كتاب الصلاة / باب القراءة خلف الإمام وتلقينه، دار الايمان.

وتمام الحديث: عن جابر بن عبد الله الأنصاري، قال: صلى رسول الله -صلى الله تعالى عليه وسلم- ورجل خلفه يقرأ فجعل رجل من أصحاب النبي -صلى الله تعالى عليه وسلم- ينهاه عن القراءة في الصلاة فقال: أ تنهاني عن القراءة خلف نبي الله؟ فتنازعا حتى ذكر ذلك للنبي -صلى الله تعالى عليه وسلم- فقال النبي -صلى الله تعالى عليه وسلم- : من صلى خلف إمام فإن قراءة الإمام له قراءة.

● المؤطّا للإمام محمد ص:۹۸، باب القراءة في الصلاة خلف الإمام، مجلس البركات، مبارك فور.

● والسُّنن الكبرىٰ للبيهقي ج: ۲، ص: ۱۶۰، كتاب الصلاة / باب من قال: لايقرأ خلف الإمام على الإطلاق، دائرة المعارف العثمانية، حيدرآباد.

④ عَنْ عبد الله بن شدّاد، قال رسول الله -صلى الله تعالىٰ عليه وسلَّمَ-: مَنْ كَانَ لَه إِمَامٌ ، فإنّ قراءة الإمام له قراءةٌ.(۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن شدّاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے لیے کوئی امام ہو تو امام کی قراءت اس کے لیے بھی قراءت ہے۔

یہ اور اس مضمون کی احادیث کثیرہ شاہد ہیں کہ امام کی قراءت کے وقت مقتدی پر چپ رہنا واجب ہے کیوں کہ امام کی قراءت اس کے لیے بھی قراءت ہے۔

لیکن اس کے برخلاف وہابی اہل حدیث مقتدی پر سورۂ فاتحہ کی قراءت فرض قرار دیتے ہیں۔

(۱) السنن الكبرىٰ للبيهقي ج: ۲، ص: ۱٦۰، كتاب الصلاة / باب مَن قال: لايقرأ خلف الإمام على الإطلاق، دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد.